دار السلام
DARUSSALAM

خواتین
کے
امتیازی مسائل

خواتین کے امتیازی مسائل

حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

نئی ترتیب و تہذیب
اور
اہم اضافوں سے مزین
علمی و تحقیقی ایڈیشن

دارالسلام
DARUSSALAM
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور • کراچی
اسلام آباد • لندن • ہیوسٹن • نیو یارک

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالسلام محفوظ ہیں

دارُالسّلام
کتاب و سنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
DARUSSALAM

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • العلیا فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 • الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 4286641 1 00966 • سویلم فون/فیکس: 2860422 1 00966

جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8234446,8230038 4 00966 فیکس: 8151121 04

الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ • نیویارک فون: 5925 625 718 001 • ہوسٹن: 0419 722 713 001 کینیڈا • نصیر الدین الخطاب فون: 4186619 416 001

لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون: 77252246 20 0044-85394885 20 0044 • دارالسلام انٹرنیشنل: 7739309 0121 0044

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 فرانس فون: 52928 480 01 0033 فیکس: 52997 480 01 0033

انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 45566249 44 0091 موبائل: 12041 98841 0091 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 4180 2373 22 0091
• نیو بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 4892 2451 40 0091 موبائل: 30850 98493 0091 • ایم ایس براک انٹرپرائزز فون: 42157847 44 0091

سری لنکا • دارالکتاب فون: 358712 115 0094 • دارالایمان ٹرسٹ فون: 2669197 114 0094

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون: 00 4 32 372,24 400 372,34 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، ایوب مارکیٹ، شاہ ویز سنٹر: 13 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ
عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪

دستور کے مطابق عورتوں کا (مردوں پر) اسی طرح
حق ہے جس طرح (مردوں کا حق ہے) عورتوں پر

مضامین

- عرض ناشر 18
- عرض مؤلف 22
- اسلام میں عورت کا مقام (مقدمہ) 25
  - عورت کے شرف و وقار کے تحفظ کے لیے اسلامی تعلیمات کا خلاصہ 25
  - شادی سے قبل اور شادی کے بعد 33
  - مرد اور عورت کے دائرۂ کار کا اختلاف 36
- مرد اور عورت کے درمیان چند بنیادی فرق 39
  - معاشی کفالت کا ذمے دار اور خاندان کا سربراہ 39
  - عورت کے لیے پردے کا حکم 40
  - وراثت میں عورت کا نصف حصہ 45
  - مرد کو ایک سے زیادہ چار تک شادی کرنے کی اجازت 46
  - مرد کا حق طلاق اور اس کی حکمت 46
  - مسئلہ شہادتِ نسواں اور مرد و عورت کے درمیان فرق و اختلاف کی تین صورتیں. 50
- ① عورت، خانگی امور اور پرورشِ اولاد کی ذمے دار 53

- تربیت اولاد میں عورت کا کردار......53
- ② عورت کے لیے پردے کا وجوب اور اس کے احکام و آداب......57
- پردے کا حکم اور مردوں سے اختلاط کی ممانعت......57
- بے پردگی پر سخت وعید اور اس کی مختلف شکلیں......58
- تشریح و توضیح......59
- حدیث میں وارد سخت وعید کی مصداق عورتیں......61
- شادی بیاہ میں ویڈیو اور حسن و جمال کی نمائش کی وبا......61
- پردے کا حکم اور اس کے آداب......62
- کن کن لوگوں سے پردہ ضروری اور اختلاط (میل جول) منع ہے......63
- محارم کی وضاحت جن سے پردہ ضروری نہیں......67
- مثالی مسلمان عورت کی صفات......67
- عورت کے لیے اختیار کرنے والے اہم کام......68
- وہ کام جن سے اجتناب کرنا عورت کے لیے ضروری ہے......69
- ③ عورت اور تعلیم؟......71
- لاکھوں بے روزگار مردوں کی موجودگی میں عورتوں کی ملازمت کا کوئی جواز نہیں......72
- ④ عورت اور ملازمت؟......74
- خاوند کی ناشکری، ایک بڑا جرم اور اس کا نبوی حل......79
- رہن سہن میں ناز و نعمت کی بجائے تواضع اور سادگی پسندیدہ ہے......83
- خواتین کی تعلیم اور ملازمت کا مسئلہ......88
- ”قوم کی نصف آبادی بیکار“......افسانہ یا حقیقت......92

⑤ عورت اور سیاست؟ 96

- ضلعی حکومتوں کے نئے نظام میں عورتوں کی نمائندگی 102
- ایک اور شوق فضول اور مغرب زدگی کا شاخسانہ 102
- مسلمان خواتین کے حل طلب ضروری مسائل کی ایک فہرست 103

⑥ عورت اور اس کی سربراہی؟ 108

- ہم شرمندہ ہیں 111
- سیاست میں عورت کا کردار 114
- حدیث لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ...... پر اعتراض؟ 114
- جنگ جمل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کردار سے استدلال 115
- قرآن کریم میں ملکہ بلقیس کے ذکر سے استدلال 118
- قرآن کریم سے ملوکیت کا جواز ہی نہیں، استحسان ثابت ہے 121
- قرآن کریم میں عورت کی سربراہی کے عدم جواز کے دلائل 123
- فارس کی حکمران عورت کا نام بوران دخت بنت کسریٰ ہے 124
- مولانا مودودی مرحوم کے سیاسی موقف سے استدلال 126
- ایک اور عبرت آموز اور دلچسپ لطیفہ 128
- ایک باخبر صحافی کی طرف سے توضیح مزید 129
- مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کا فتویٰ اور اس پر تبصرہ 131
- بنیادی استدلال اور بیان علت میں خامی 134
- مولانا تھانوی کی تاویل بھی ہمارے لیے چنداں مفید نہیں 136
- مولانا تھانوی کا تضاد یا رجوع 137

- حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے واقعے سے استدلال اور اس کی حقیقت 138
- ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کی توجیہ اور ایک عملی مثال 141
- علامہ اقبال کی ایک تقریر سے استدلال 142
- اقبال کے نزدیک سوشلزم اور مغربی جمہوریت دونوں مردود ہیں 144
- مقصد تخلیق اور دائرۂ کار کی وضاحت توہین نہیں 145
- ایک پروفیسر کے جواب میں 146
- بعض مسلمان عورتوں کی حکمرانی کی حقیقت 148
- ''فلاح'' محض ظاہری خوشحالی کا نام نہیں ہے 156
- ظاہری خوش حالی بطور ''استدراج'' بھی ہو سکتی ہے 157
- ایک قطعی الثبوت بات کو کسی مؤرخ کے بیان سے مشکوک نہیں ٹھہرایا جا سکتا 159
- استثنائی صورتوں سے اُصول اور کلیہ نہیں ٹوٹتا 161
- عورت کی سربراہی اسلام کی صریح تعلیمات کے خلاف 161
- غزوات میں عورتوں کی شرکت کی حقیقت 164
- فوجی یا لیگی حکومتوں کا رویہ کوئی شرعی دلیل نہیں 165
- آئین میں ترمیم کی ضرورت 166
- حدیث ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کو موضوع ثابت کرنے کے لیے ایک مفروضہ اور اس کی حقیقت 166
- مغالطۂ مذکورہ کی وضاحت 167
- نواب صدیق حسن خان رحمہ اللہ کی صراحت 169
- اردو تفسیر ''ترجمان القرآن'' میں وضاحت 171
- عربی تفسیر ''فتح البیان'' میں صراحت 173

- اسلامی مملکت میں خاتون کی حکمرانی، کسی طور جائز نہیں 177
- عورت کی سربراہی کے عدم جواز پر امت کا اجماع ہے 179
- حافظ ابن جریر طبری رحمہ اللہ کا مسلک 186
- عورت......اقبال کی نظر میں 190

عورت کی عفت و پاکیزگی کا مفہوم 192
- اے دختر اسلام 193

⑦ عورت اور مسئلۂ ولایت نکاح 195
- حالات کی تبدیلی سے اجتہادی احکام تبدیل ہو سکتے ہیں نہ کہ منصوص احکام ... 202
- مغرب کی کامیابی، لادینیت کا نہیں، مسلسل عمل اور علم و ہنر کا نتیجہ ہے 204

⑧ مرد کا چار تک شادیاں کرنے کا اختیار 207
- تعدُّدِ ازدواج اور اس کی حکمتیں 207
- تعددِ ازدواج کی حکمتیں 211
- عورت بیک وقت ایک سے زیادہ مردوں سے نکاح نہیں کر سکتی 215

⑨ مرد کا حق طلاق اور اس کی حکمت 218
- عورت کو اللہ نے طلاق کا حق کیوں نہیں دیا؟ 218

⑩ عورت کا حق خلع اور اس کے مسائل 221
- جوازِ خلع کے دلائل 222
- نان و نفقہ مہیا نہ کرنے پر علیحدگی کا جواز 224
- آثارِ صحابہ و تابعین 226
- فقہ حنفی کی صراحت 227

- نامردی کی صورت میں علیحدگی کا جواز 228
- بعض دیگر بیماریوں کی وجہ سے علیحدگی کا جواز 229
- معقول وجہ کے بغیر خلع کے مطالبے پر سخت وعید 230
- خلع کے چند ضروری مسائل 232

⑪ عورت اور مسئلۂ شہادت 233

- عورت کی گواہی کی اقسام 235
- عدالتی شہادت میں عورت کی فطری کمزوری کی وضاحت 236
- مولانا اشرف علی تھانوی کا ترجمہ وتفسیر 237
- ترجمہ وتفسیر از مولانا مفتی محمد شفیع دیو بندی 238
- ڈپٹی نذیر احمد دہلوی 239
- مولانا احمد رضا خاں بریلوی 239
- ترجمہ مولانا احمد علی لاہوری، شیخ التفسیر 240
- ترجمہ وتفسیر مولانا ثناء اللہ امرتسری 240
- مولانا عبدالحق حقانی دہلوی 240
- مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی 241
- مولانا امیر علی ملیح آبادی 241
- مولانا عبدالماجد دریا بادی 242
- مولانا احمد سعید دہلوی 242
- عربی تفاسیر 242
- التفسیر الکبیر (امام رازی) 243

- جامع البيان عن تاويل آي القرآن (تفسیر ابن جریر طبری)..........243
- تفسير أبي السعود (امام ابوسعود محمد بن العمادی)....................244
- تفسير غرائب القران و رغائب الفرقان (نظام الدین الحسن بن محمد النیسابوری)..244
- تفسير المراغي (احمد مصطفیٰ المراغی)....................................244
- فتح البيان في مقاصد القرآن (سید نواب صدیق حسن خان)........245
- تفسير البحر المحيط (ابوحیان الاندلسی)................................245
- تفسير الكشاف (علامہ جاراللہ زمخشری)..................................245
- تفسير المظهري (قاضی ثناء اللہ پانی پتی)..................................246
- أنوار التنزيل و أسرار التأويل (ناصر الدین ابوالخیر عبداللہ بن عمر البیضاوی)..246
- تفسير جلالين (للسيوطي والمحلي)..246
- تفسير ابن كثير (عماد الدین ابوالفداء اسماعیل بن کثیر الدمشقی)..........247
- روح البيان (شیخ اسماعیل)..247
- ایک تفسیری اختلاف اور اس کی حقیقت....................................248
- ضعف حافظہ، نسیان اور ذہول...249
- گواہی میں عورت پر مرد کی فطری برتری.....................................252
- مردوں سے مخفی رہنے والے معاملات میں تنہا عورت کی گواہی قبول ہے......255
- صرف عورتوں کی موجودگی میں پیش آنے والے واقعات میں عورت کی گواہی بھی قبول ہے..257
- دورِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نظائر..263
- عورت کا نصابِ شہادت..263
- ایک ضروری وضاحت..264

- اموال وڈیون میں عورت کی گواہی 264
- ایک قابل غور نکتہ 266
- حدود وقصاص میں عورت کی گواہی 267
- فقہائے کرام کے استدلال کی بنیادیں 268
- مرجوح اور شاذ مسلک 274
- مرد وزن کی مساوات کے قائلین کے دلائل کا جائزہ 275
- حامیان مساوات سے ایک بنیادی سوال 280
- مرد کی ذہنی برتری کا تصور اور اس کا مفہوم 280
- مرد اور عورت میں نفسیاتی فرق 285

⑫ عورت اور قتل خطا کی دیت 289

- ایک ضروری وضاحت 292
- قتل کی قسمیں 293
- ''عاقلہ'' کا مطلب 294
- عاقلہ کی جدید تعبیر 295
- دیت کی ادائیگی، انشورنس کمپنیوں کی ذمہ داری نہیں 297
- دیت کی ادائیگی فی الفور کی جائے 298
- عورت کی دیت کا مسئلہ 298
- مسئلے کی نوعیت 299
- شرعی دلائل 299
- نصف دیت کی حکمت ومصلحت 300

- حامیان کامل دیت کے دلائل کا تجزیہ 302
- ایک اشکال کا حل 307
- علمائے کرام کے بارے میں ایک غلط تأثر 308
- ⑬ مرد کے مقابلے میں عورت کا نصف حصۂ وراثت؟ 310
- اسلام سے انحراف، اجتہاد نہیں ارتداد ہے 314
- سندھ ہائی کورٹ کے جج کا ایک نہایت غلط فیصلہ 314
- ⑭ عورت اور مرد کی نماز کا فرق؟ 321
- عورت کی امامت کا مسئلہ 324
- ⑮ بھٹو دور کی حقوقِ نسواں کمیٹی کی سفارشات اور ان پر تبصرہ 328
- خلاصۂ سفارشات 330
- مذکورہ ''حقوقِ نسواں کمیٹی'' کی سفارشات کا شرعی اور اخلاقی نقطۂ نظر سے ایک سرسری جائزہ 334
- مسئلۂ خلع اور کمیٹی کی سفارش 337
- ''خلع'' کے بعد مصالحت......؟ 340
- مہر یا جہیز کی عدم ادائیگی کی سزا......؟ 341
- مطلقہ کو جائیداد کا حصہ؟ 342
- مطلقہ کے لیے نان ونفقہ؟ 345
- ''عصمت'' کا ''مالی معاوضہ'' 348
- ناجائز اسقاطِ حمل کے...... جواز کی تجویز! 350
- تربیتِ اطفال کے ادارے 353
- کارخانوں میں خواتین کے لیے مخصوص رعایت 353

- مقطع کا بند؟ 354

⑯ مشرف دور کا خواتین ایکٹ 357

- جمہوریت، اسلام اور مسلمانوں کے لیے ایک عظیم خطرہ 357
- قانون کا نام ''تحفظِ نسواں'' کیوں؟ 359
- ''تحفظ نسواں'' نام کا پس منظر، ایک جھوٹا پروپیگنڈہ ہے 361
- اسلامی تعلیمات ہی عورتوں کے حقوق کا تحفظ کرسکتی ہیں 366
- قانونِ الٰہی سے گریز وانحراف، سراسر تباہی کا راستہ ہے 367
- دو معاشرے، دو مثالیں 368
- اسلامی سزائیں انسان کی پانچوں اہم اشیاء کی حفاظت کی ضامن ہیں 369
- اسلامی سزائیں ہی گناہ کا کفارہ ہیں، دوسری سزائیں نہیں 370
- خواتین ایکٹ کے اصل اغراض ومقاصد 372
- اخلاقی جرائم کی کثرت اور مجرمین کی حوصلہ افزائی 373
- بدکاری کی بہتات 374
- خاندانی نظام کی تباہی 374
- بن بیاہی (کنواری) ماؤں کا طوفان 375
- نئے قانون کے سربستہ راز کھلنے کی دیر ہے 375
- خواتین ایکٹ کے نہایت خطرناک عواقب ومضمرات 376
- زیر بحث قانون کی وضاحت کے لیے چند واقعات اور خبریں 382
- دیپالپور: حدود قانون کی مخالفت پر دو نوجوانوں نے بزرگ کو پیٹ ڈالا 382
- نادیدنی 383

- ایک اور اخباری کالم ملاحظہ ہو 385
- اب اصل قانون پر گفتگو، صرف ایک نکتے پر بحث 390

⑰ فتنۂ امامتِ زن اور استعمار اور اس کے کارندوں کا کردار 398

- فتنۂ امامت زن کی تحسین، بے مثال ''انصاف'' اور ''دانش و تحقیق'' کی مثال؟ ... 400
- بے مثال ''انصاف'' اور ''تحقیق'' کی دوسری مثال 401
- تیسری مثال 402
- حضرت اُم ورقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اور اس سے استدلال کی حقیقت 403
- گم راہی اور کج روی کی بنیاد، محدثانہ نقطۂ نظر سے انحراف ہے 408
- فتنۂ امامت زن کی بانی و محرک اور اس کا کردار، حقائق کی روشنی میں 412
- مذکورہ دس نکات کا اردو ترجمہ 418

عرضِ ناشر

کسی معاشرے اور تمدن کے استحکام کی بنیاد ازدواجی تعلقات کے حسن اور کمال پر منحصر ہے۔ اسلام اس بنیاد کو ان تعلیمات کی روشنی میں پیش کرتا ہے جو کتاب و سنت کے پاکیزہ اور مستند ماخذ سے ملتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تہذیب و معاشرت میں عورت کو انتہائی تعظیم و تکریم کا درجہ دیا گیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی رُو سے:

- اس کی پیدائش پر اس کی تربیت کا ایک خاص نصاب اور نظام مقرر کیا گیا ہے۔
- جوان ہونے پر عفت و عصمت کے ساتھ نکاح جیسی تقریب کے حوالے سے اُسے ایک دوسرے خاندان کی تشکیل اور تربیت کی ذمے داری سونپی جاتی ہے۔
- ماں کی حیثیت سے وہ ایک صحت مند، مہذب اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کی نسل اسلامی معاشرے کے سپرد کرتی ہے۔

اس کے برعکس مغربی تہذیب اور معاشرہ عورت کی نہایت المناک مظلومیت اور محرومی کی تصویر پیش کرتا ہے۔ وہاں بچیوں کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے، بے لگام آزادی اور مخلوط معاشرت کے کیا نتائج مرتب ہو رہے ہیں، نیز فرنگی تہذیب و تمدن کے دوسرے اوضاع و اطوار کے نتیجے میں کیسے کیسے جرائم پرورش پا رہے ہیں اور کس قدر ہلاکت انگیز فسادات رُونما ہو رہے ہیں، ان پر خود مغرب کے صاحبِ ضمیر دانشور بھی چیخ اُٹھے ہیں اور نوبت یہ آگئی ہے کہ حال ہی میں برطانوی چرچ کے ایک دردمند پادری نے برطانوی

ذرائع ابلاغ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ اس میں اس نے تجویز پیش کی ہے کہ مغربی معاشرے کو تباہی سے بچانے کے لیے اسلام کے خاندانی نظام سے استفادہ کرنا چاہیے۔

اسلام نے عورت کو اتنا محترم درجہ دیا ہے اور اس کے لیے حقوق و رعایات کا ایسا سامان فراہم کیا ہے جس کی مثال کسی اور مذہب اور معاشرت میں نہیں ملتی۔ بالخصوص وراثت کے احکام میں تو مردوں کے حصے کا تعین کرنے کے لیے عورت کے حصے کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ اگر شریعت کے مجموعی مزاج کو پیشِ نظر رکھا جائے تو وراثت میں بیٹے کی نسبت بیٹی کو نصف حصہ ملنے کا جو قطعی قانون ہے اس کی حکمتیں انسان پر واضح ہو جاتی ہیں۔ اس کا اندازہ محض اس بات سے لگائیے کہ گھر کی معاشی ذمہ داریاں، اہلِ خانہ کی خوراک و پوشاک، بچوں کی تعلیم و تربیت، ان کی صحت کی حفاظت، علاج و معالجہ نیز ان کے شادی و نکاح کے معاملات عورت کے نہیں مرد کے ذمے ہیں۔ ان مصارف کی وجہ سے مرد کی جائیداد تو مسلسل کم ہوتی رہے گی مگر عورت کا حصہ نہ صرف برقرار رہے گا بلکہ بعض حالات میں اس کی حقیقی منفعت مرد کے حصے سے بھی بڑھ جائے گی۔ ذرا اسلام میں خاتون کی منزلت پر غور فرمائیے۔ اگر وہ بیٹی ہے تو اس کی کفالت والدین کے ذمے ہے، بیوی ہے تو اس کی کفالت شوہر کی ذمہ داری ہے اور اگر ماں ہے تو اولاد اس کے لیے سامانِ راحت فراہم کرے گی، اگر بہن ہے تو بھائی اس کی نگہداشت اور ضروریات کے تکفل کے خواہاں ہوں گے۔ یوں عورت زندگی کے کسی درجے، کسی مرحلے اور عمر کی کسی بھی سطح پر کسی طرح بھی معاشی یا معاشرتی پریشانی کا شکار نہیں ہوتی۔ حفاظت، عافیت اور طمانیت کا یہ حصار، اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین مہیا نہیں کرتا۔

بدقسمتی سے بعض اسلامی ممالک میں مقامی اور علاقائی رسوم و رواج کو عالمگیر اسلامی تہذیب و معاشرت کی اقدار و روایات سمجھ لیا گیا ہے، حالانکہ شریعت سے متصادم یہ

روایات سراسر جہالت پر مبنی ہیں۔ اگر حقیقی اسلام کو سمجھا جائے اور شریعت کے ضابطے پیش نظر رکھے جائیں تو معاشرتی زندگی میں جو حقوق اسلام عورت کو عطا کرتا ہے، وہ کسی دوسرے دین یا تہذیب میں دستیاب ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ مثلاً:

- مرد کے طلاق کے حق کے مقابلے میں عورت کو خلع کا حق عطا کرنا، عدل کی بہترین صورت ہے۔
- شادی کے موقع پر عورت کو ادائے مہر حسنِ سلوک کا بہترین عمل ہے۔
- شادی پر ولیمے کی تقریب کا انعقاد، دلہن کے استقبال کا بہترین اور بابرکت اسلوب ہے۔
- پھر قرآن مجید نے دونوں میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دے کر انھیں ایک دوسرے کے اعتبار اور وقار کا ضامن ٹھہرایا ہے اور ان کی سماجی حیثیت کا تعین کر دیا ہے۔

آج دنیا میں حقوق نسواں کے نام پر بڑی بڑی تحریکیں اٹھائی جا رہی ہیں مگر عورت سے بڑھ کر کوئی مظلوم نہیں۔ اسلام نے عورت کے لیے جو دائرۂ عمل بنایا ہے، اس میں عزت اور عافیت کا مکمل انتظام موجود ہے۔ اس نے عبادت، وراثت، نکاح اور شہادت جیسے موضوعات پر جن ضوابط کا تعین کیا ہے، وہ سب عورت کے صنفی حالات اور نسوانی فطرت کے عین مطابق ہیں۔

خواتین کے انھی امتیازی مسائل کی حکمتوں اور فوائد پر یہ کتاب ممتاز دینی سکالر حافظ صلاح الدین یوسف ﷾ کے قلم کا شاہکار ہے۔ جس کا اب یہ دوسرا ایڈیشن نہایت مفید اضافوں اور حسنِ طباعت کی نئی سج دھج کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے مطالعے سے مغربیت زدہ لوگوں کا اٹھایا ہوا وہ گرد و غبار کافور ہو جائے گا، جو اسلامی تعلیمات سے بے خبری کے نتیجے میں پھیلایا جا رہا ہے۔

اس کتاب کا مطالعہ محترم خواتین ہی کے لیے نہیں، مردوں کے لیے بھی ضروری ہے

تا کہ وہ اپنی خانگی زندگی میں اسلامی احکام پر بخوبی عمل کر سکیں۔

میں اس کتاب کی اشاعتِ نو پر مدیر دارالسلام لاہور عزیزی حافظ عبدالعظیم اسد، فاضل مصنف اور شعبہ فقہ و متفرقات کے انچارج حافظ محمد ندیم اور ان کے معاونین کرام پروفیسر عبدالرحمٰن ناصر، مولانا مشتاق احمد، مولانا تنویر احمد اور کمپوزنگ سیکشن کے محمد رمضان شاؔد، خرم شہزاد، ابو مصعب کا شکر گزار ہوں اور ان کی کاوشوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے بہترین اجر کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس علمی کاوش کو تمام مسلمانوں کے لیے مفید بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

اگست 2008ء — مینجنگ ڈائریکٹر دارالسلام، الریاض، لاہور

عرض مؤلف

زیرِ نظر کتاب ''خواتین کے امتیازی مسائل'' ...... ''عورتوں کے امتیازی مسائل و قوانین'' کے نام سے چند سال پہلے شائع ہوئی تھی اب یہ اس کا دوسرا ایڈیشن ہے، یہ کتاب راقم کے مختلف اوقات میں تحریر کیے گئے مضامین کا مجموعہ ہے، مثلاً: عورت کی سربراہی کا مسئلہ، جو اس کتاب میں شامل ہے، ان مضامین پر مشتمل ہے جو پہلی مرتبہ بے نظیر بھٹو کے پاکستان کے وزیرِ اعظم (یا وزیرۂ عظمیٰ) بننے کے فوراً بعد تحریر کیے گئے تھے، اسی لیے اس کے جواز میں اس وقت جو جو ''دلائل'' یا مغالطات و شبہات پیش کیے گئے، ان مضامین میں ان پر بحث و تبصرہ ہے۔ اسی طرح جنرل ضیاء الحق کے دور میں جب حدود و قصاص کا آرڈی ننس نافذ کیا گیا، جس میں شریعت کے عین مطابق عورت کی گواہی کو مرد کی گواہی کے مقابلے میں نصف قرار دیا گیا، جیسا کہ شرعی دلائل کی رُو سے علمائے اسلام کا موقف ہے، تو مغرب زدہ طبقے نے اس کے خلاف بہت شور مچایا اور اسے عورت کی توہین قرار دیا، حتیٰ کہ اس نے آرڈی ننس کی اس شق کو شرعی عدالت میں چیلنج کر دیا۔ راقم نے اس وقت شرعی عدالت کی درخواست پر اس پر ایک مفصل مقالہ تحریر کیا تھا، اس کا ایک حصہ بھی اس کتاب میں شامل ہے۔

عورت کی نصف میراث پر سندھ ہائی کورٹ کے ایک جج نے ژاژ خائی کی تھی اور اپنے ذہنی ارتداد کا اظہار کیا تھا، اس پر بھی راقم نے ایک تبصرہ کیا تھا۔ 1976ء میں مسٹر بھٹو

کے دورِ حکومت میں قائم کردہ ایک خواتین کمیشن کی تجاویز پر تبصرہ ہے۔ اسی طرح پرویز مشرف کے دور میں حدود آرڈی ننس کا تیا پانچہ کر کے جو ''تحفظ حقوق نسواں ایکٹ'' نافذ کیا گیا ہے، اس کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ امریکہ میں وقوع پذیر ہونے والے فتنۂ امامتِ زن پر تبصرہ ہے جو اسلامی تاریخ کے چودہ سو سال میں پہلی مرتبہ مغربی استعمار کی سازشوں اور شرارتوں کے نتیجے میں ظہور میں آیا ہے۔ آخر الذکر تین مضامین اس ایڈیشن میں مزید اضافہ ہیں۔ اسی طرح دیگر وہ مضامین ہیں جن میں مرد و عورت کے درمیان شریعت کے امتیاز کردہ احکام و مسائل پر بحث اور اس فرق و امتیاز کی ان حکمتوں کا بیان ہے جو ان میں پنہاں ہیں اور ان حکمتوں اور فوائد ہی کی وجہ سے اسلام کی تعلیمات، دیگر مذاہب و ادیان سے مختلف اور ممتاز ہیں۔ اس قسم کے 17 مسائل ہیں جو اس کتاب میں شامل ہیں۔ یہ سب وہ مسائل ہیں جن میں شریعت اسلامی نے مرد اور عورت کے درمیان امتیاز کیا ہے۔ ان مَابِهِ الْاِمْتِيَاز مسائل میں یہ فرق کیوں ہے؟ اور ان میں کیا حکمتیں ہیں؟ یہی اس کتاب کا موضوع ہے۔

مغربی استعمار کا اس وقت جو سیاسی استبداد اور فکری غلبہ ہے، اس کی وجہ سے اس کی کھوکھلی اور حیا باختہ تہذیب کا اثر و نفوذ بھی عالم اسلام میں روز افزوں ہے، حالانکہ اس مغربی تہذیب کا اسلامی تہذیب سے قدم قدم پر ٹکراؤ ہوتا ہے، لیکن بدقسمتی سے اسلامی ملکوں پر جو قیادت مسلط ہے چاہے وہ فوجی ہو یا سیاسی۔ ان کے فکر و نظر کے سوتے مغربی ہیں، ان کا ذہنی سانچہ مغرب کے کارخانے کا ڈھلا ہوا ہے اور وہ از فرق تا بہ قدم مغربیت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اس لیے انھوں نے وہی تعلیمی نصاب، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں مسلط کیا ہوا ہے جو مسلمانوں کو مسلمان نہ رہنے دینے کے لیے ان کے ایک مفکر لارڈ میکالے نے برصغیر پاک و ہند کے باشندوں کے لیے تجویز کیا تھا۔ اس کا

نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کی نئی نسل اپنے جامع و نافع پُر حکمت دین اور اس کی بہترین تعلیمات سے بیزار اور مغربی تہذیب کی پرستار ہے۔

عورتوں کے ان امتیازی مسائل پر بھی یہ طبقہ چیں بہ جبیں ہوتا، ناک بھوں چڑھاتا اور انگشت نمائی کرتا رہتا ہے۔ بنابریں ضرورت محسوس ہوئی کہ اسلام کی مذکورہ ممتاز تعلیمات کے امتیازات اور ان کی خوبیوں اور حکمتوں کو واضح کیا جائے اور ان اعتراضات کا جائزہ لیا جائے جو ساحرانِ مغرب کے شکار اور شاہدانِ یورپ کی عشوہ طرازیوں کے اسیر حضرات کی طرف سے ان تعلیمات پر کیے جاتے ہیں، تاکہ واضح ہو جائے کہ یہ عورت کے خلاف امتیازی مسائل نہیں، بلکہ مسلمان عورت کا حقیقی اعزاز، امتیاز اور تشخص انھی تعلیمات کی بدولت استوار اور اُجاگر ہوتا ہے اور اس کے احترام و تقدس کی ضامن یہی تعلیمات ہیں ۔

وہی دیرینہ بیماری، وہی نامحکمی دل کی
علاج اس کا وہی آبِ نشاط انگیز ہے ساقی

(حافظ) صلاح الدین یوسف

جمادی الاخریٰ 1429ھ جون 2008ء

اسلام میں عورت کا مقام

اسلام سے قبل عورت کی جو حالت تھی، محتاجِ وضاحت نہیں، اہل علم اس سے پوری طرح باخبر ہیں۔ اسلام نے اسے قعرِ مذلت سے نکالا اور عزت و احترام کے مقام پر فائز کیا۔ وہ وراثت سے محروم تھی، اسے وراثت میں حصے دار بنایا۔ نکاح و طلاق میں اس کی پسندیدگی و ناپسندیدگی کا قطعاً کوئی دخل نہ تھا، اسلام نے نکاح وطلاق میں اسے خاص حقوق عطا کیے۔ اسی طرح اسے وہ تمام تمدنی و معاشرتی حقوق عطا کیے جو مَردوں کو حاصل تھے۔

عورت کی بابت اسلامی تعلیمات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

عورت کے شرف و وقار کے تحفظ کے لیے اسلامی تعلیمات کا خلاصہ

① بحیثیت انسان عورت بھی مرد ہی کی طرح انسانی شرف و احترام کی مستحق ہے۔ اس لحاظ سے مرد و عورت کے مابین کوئی فرق نہیں۔ قرآن کریم نے اس حقیقت کو ان الفاظ سے تعبیر کیا ہے:

﴿خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾

''تم سب کو ایک جان سے پیدا کیا۔''[1]

اور نبیٔ اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ»

[1] النسآء 4:1 .

''عورتیں مردوں ہی کی شقیقہ (ہم جنس) ہیں۔''[1]

''شقیقہ'' کا مطلب ہے ''پیدائش اور طبیعت میں یکساں ہونا۔'' چنانچہ امام خطابی لکھتے ہیں:

''(اس حدیث سے مراد ہے کہ) عورتیں پیدائش اور طبعی اوصاف میں مَردوں ہی کی طرح ہیں، گویا کہ وہ مردوں ہی سے نکلی ہوئی ہیں۔''[2]

یوں اسلام نے عورت کے بارے میں اس تصور کو کہ عورت مرد کے مقابلے میں ذلیل وحقیر مخلوق ہے، باطل قرار دیا اور واضح الفاظ میں صراحت کردی کہ تکریمِ آدمیت اور شرف انسانیت کے لحاظ سے مرد وعورت میں فرق روا نہیں رکھنا چاہیے۔

② اسی بنیاد پر، اسلام میں وجہ فضیلت اور وجہ ذلت یہ نہیں ہے کہ فلاں مرد ہے، اس لیے افضل ہے اور فلاں عورت ہے، اس لیے ذلیل ہے بلکہ شرف وفضل کا معیار ایمان وتقویٰ ہے۔ فرمایا:

﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ﴾

''اللہ کے نزدیک تم میں سب سے معزز وہ ہے، جو تم میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔''[3]

اس نکتے کو قرآن کریم نے دوسری جگہ کھول کر بیان فرمایا:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾

''جس کسی نے بھی، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، عمل صالح کیا درآں حالیکہ وہ مومن ہے تو ہم اس کو پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ان کے بہترین عملوں کا

[1] سنن أبي داود، الطهارة، باب في الرجل يجد البلة في منامه، حديث: 236 .

[2] معالم السنن: 162/1 . [3] الحجرات 13:49 .

انھیں ضرور بدلہ دیں گے۔"[1]

اور اس مفہوم کو سورۂ احزاب میں مزید تفصیل سے بیان کیا۔ فرمایا:

﴿ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴾

"بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں، راست گو مرد اور راست گو عورتیں، صابر مرد اور صابر عورتیں، خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں، صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں، روزے دار مرد اور روزے دار عورتیں، شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اللہ کو بہت یاد کرنے والے مرد اور اللہ کو بہت یاد کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ نے ان سب کے لیے مغفرت اور اجر عظیم تیار کیا ہے۔"[2]

غرض ایمان اور اعمالِ صالحہ، جو فلاحِ ابدی کے ضامن ہیں، ان میں مرد و عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ جو بھی اپنی سیرت و کردار کو اس سانچے میں ڈھال لے گا، وہ اللہ کی بارگاہ میں سرخرو ہوگا اور جو ایمان و عمل صالح سے محروم ہوگا، وہ مستحق عذاب ہوگا۔ قطع نظر اس بات کے کہ اس کا تعلق صنف ذکور سے ہے یا صنف اناث سے۔

③ اسلام سے قبل لڑکی کی ولادت کو منحوس سمجھا جاتا تھا حتی کہ بعض درندہ صفت افراد لڑکی کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ زمانۂ جاہلیت کے لوگوں کے اس رویے کو قرآن نے یوں بیان کیا ہے:

[1] النحل 97:16 . [2] الأحزاب 35:33 .

﴿وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ﴾

''جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی نوید سنائی جاتی ہے تو اس کا چہرہ (مارے غم اور افسوس کے) سیاہ ہو جاتا ہے اور دل میں وہ گھٹ رہا ہوتا ہے وہ اس خبر کو برا سمجھتے ہوئے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اور سوچتا ہے کہ اس ذلت کو برداشت کرے یا اس کو مٹی میں دبا دے۔''[1]

اسلام نے ان کے اس رویے کی سخت مذمت کی اور بچیوں کو اس طرح زندہ درگور کرنے سے یہ کہہ کر منع فرمایا کہ اگر کسی نے اس فعل شنیع کا ارتکاب کیا تو اس سے بارگاہ الٰہی میں باز پرس ہوگی۔

﴿وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ ۝ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ۝﴾

''اور جب زندہ درگور کردہ لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس جرم میں قتل کی گئی۔''[2]

نبیٔ اکرم ﷺ نے بھی لڑکے کے مقابلے میں لڑکی کو حقیر سمجھنے اور اسے زندہ درگور کرنے کی مذمت بیان فرمائی اور بچیوں کی پرورش اور ان کی تعلیم و تربیت کے فضائل بیان فرمائے۔ فرمایا:

«مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا قَالَ: يَعْنِي الذُّكُورَ ـ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ»

''جس کے ہاں لڑکی ہوئی اس نے اسے زندہ درگور کیا نہ اسے حقیر سمجھا اور نہ لڑکے کو اس پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔''[3]

اور فرمایا:

[1] النحل 59,58:16. [2] التكوير 9,8:81. [3] سنن أبي داود، الأدب، باب فضل من عال يتامى، حديث: 5146، إسناده ضعيف، ضعفه الألباني وعليزئی.

«مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ، فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ، وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، فَلَهُ الْجَنَّةُ»

''جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی، ان کی تعلیم و تربیت کی، ان کی شادیاں کیں اور ان کے ساتھ حسن سلوک کیا تو اس کے لیے جنت ہے۔''[1]

ایک اور روایت میں یہ الفاظ اس طرح ہیں:

«ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ»

''جس نے تین بہنوں یا تین بیٹیوں یا دو بیٹیوں یا دو بہنوں کی پرورش کی (اس کے لیے جنت ہے۔'')[2]

اس مفہوم کی متعدد روایات کتب حدیث میں موجود ہیں جن میں لڑکیوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اسلام کی انھی تعلیمات و ہدایات کا نتیجہ ہے کہ بہت سے گھرانوں میں اگرچہ جہالت کی وجہ سے لڑکیوں کی پیدائش پر کراہت کا اظہار کیا جاتا ہے لیکن جہاں تک ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا تعلق ہے، کسی بھی مسلم گھرانے میں اس میں کوتاہی نہیں کی جاتی اور بچیوں کو شہزادیوں کی طرح پالا اور رکھا جاتا ہے۔

اسلامی معاشرے میں عورت کی چار حیثیتیں ہیں۔ وہ کسی کی بیٹی ہے، کسی کی بہن ہے، کسی کی بیوی اور کسی کی ماں ہے۔ اسلام نے ان چاروں حیثیتوں میں اس کی عزت و احترام کی تلقین و تاکید کی ہے۔ بیٹی اور بہن کی حیثیت سے اس کی تعلیم و پرداخت کا مختصر ذکر تو گزر چکا ہے۔ بہ حیثیت بیوی کے اس کے لیے جو تعلیم دی گئی ہے، وہ حسب ذیل آیات و احادیث سے واضح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

[1] سنن أبي داود، الأدب، باب في فضل من عال يتامٰى، حديث: 5147. [2] سنن أبي داود، الأدب، باب في فضل من عال يتامٰى، حديث: 5148.

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً﴾

''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھارے لیے تم ہی میں سے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تمھارے درمیان مودت ورحمت پیدا فرمادی۔''[1]

اس آیت کریمہ میں ایک تو عورت کو مرد کے لیے باعثِ تسکین بتلایا، جس سے اس کی اہمیت وعظمت واضح ہے۔ دوسرے، دونوں صنفوں کے تعلق کی نوعیت کو واضح کیا کہ ان کے مابین کشاکش اور تناؤ کی بجائے الفت ومحبت اور شفقت ورحمت کا رشتہ قائم ہونا اور رہنا چاہیے۔ ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے عورت کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید اس طرح فرمائی:

﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ○﴾

''اور عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اگر وہ تمھیں ناپسند ہوں (تب بھی ان سے نباہ کرو) ہوسکتا ہے کہ جس چیز کو تم ناپسند کرتے ہو، اس میں اللہ تعالیٰ خیر کثیر پیدا فرمادے۔''[2]

ایک اور مقام پر عورت کے حقوق کا ان الفاظ میں تذکرہ فرمایا:

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾

''ان عورتوں کے لیے (مردوں پر) معروف طریقے کے مطابق وہی (حقوق) ہیں جو عورتوں پر (مردوں کے لیے) عائد ہوتے ہیں۔''[3]

اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ نے بھی اپنی امت کو بڑی تاکید فرمائی ہے۔

[1] الروم 21:30 ۔ [2] النسآء 19:4 ۔ [3] البقرة 228:2 ۔